سوال

(205) سورہ سبح اسم ربک الأعلی کے بعد ''سبحان ربی الاعلی،، کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ سبح اسم ربک الأعلی کے بعد ''سبحان ربی الاعلی،، کہا جاتا ہے۔ سورہ التین کے آخری میں ''بلی وأنا علی ذلک من الشاہدین،، اسی طرح اور سورتوں میں بھی عام طورسے امام اورمقتدی دونوں کہتے ہیں۔ دریافت طلب امریہ ہے کہ صرف امام کوکہنا چاہیے۔ یاامام ومقتدی دونوں کہہ سکتے ہین افضل کیا ہے؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی حدیث میں صراحتہ سامع کےلیے ''بلی وأنا علی ذلک من الشاہدین،، وغیرہ کہنے کا ذکر نہیں۔ قال شیخنا فی شرح الترمذی 4/215 فی تفسیر سورة التین: ''والحدیث یدل علی أن من یقرأ ہذہ الآیات یستحب لہ أن یقول تلک الکلمات، سواء کان فی الصلاة أو خارجا، وأما قولہا للمقتدی خلف الإمام فلم أقف علی حدیث یدل علیہ،، انتہی –شافعیہ سامع کےلیے جواب دینے کومستحب کہتے ہیں خواہ وہ نماز میں ہویا نماز سے باہر کما صرح بہ المناوی فی ''التیسیر شرح الجامع الصغیر،، والنووی فی ''شرح مسلم،، وفی ''کتاب الاذکار،، آنحضرت ﷺ کے سورہ رحمٰن کی تلاوت کے وقت صحابہ نے فبای آلاء ربکما تکذبان (الرحمن: 13) کے جواب سے سکوت فرمایا توآپ نے ان کی خاموشی پراعتراض کیااورجنات کے جواب دینے کوبطورمدح کے ذکر فرمایا، اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جن آیتوں کوپڑھ کرجواب دیا ہے، یا پڑھنے والے کوجواب دینے کا حکم دیا ہے، ان کا معنی اورمفہوم اورمحل ہی ایسا ہے کہ جب وہ پڑھی جائیں توپڑھنے والااورسننے والاہر شخص ان کا مناسب جواب جواحادیث سے ثابت ہودے۔ اس استنباط کی روسے میرے نزدیک سامع کا بھی جواب دینا اچھا ہے۔ (محدث دہلی ج: 2 ش: 10 صفر 1361ھ جنوری 1947ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

محدث فتویٰ